ناہید سلطانہ

اسکالر،پی ایچ۔ ڈی اردو، وفاقی اردو یونیورسٹی، اسلام آباد

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی بطورِ محقق

Naheed Sultana

PhD Scholar, Department of Urdu, Federal Urdu University, Islamabad.

Dr. Rafiuddin Hashmi as a Researcher

In contemporary era there are many prominent researchers in Urdu. Dr. Rafiuddin Hashmi stands among top of Urdu researchers. As a researcher his first dimension is Iqbal studies. In Iqbal studies he is considered the authority. Apart from it his works on classical Urdu literature and other areas are also not ignorable. In this article the whole research works of him is discussed.

Key words: *Decades, Literary, Poet, Foundation, Subcontinent.*

گزشتہ چند دہائیوں سے جن مشاہیر ادب کی ذاتی زندگی اور اُن کے ادبی کاموں کے تناظر میں تواتر سے علمی و تحقیقی کام ہو رہا ہے اُن میں شاعرِ مشرق علامہ اقبال کا نام نامی بہت نمایاں ہے۔حیات اقبال کو بُنیاد بنا کر کام کرنے والے محققین کی ایک بڑی تعداد برصغیر کے گوشے گوشے میں موجود ہے مگر وہ لوگ بہت کم ہیں جن کے کام کو خاص اہمیت حاصل ہے۔انہی چند لوگوں میں معروف محقق، ادیب ، نقاد اور استاد ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کا شمار ہوتا ہے۔

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نامور محقق اور ماہر اقبالیات ہیں۔ انہوں نے زندگی بھر اُردو تحقیق، تدریس اور اقبالیات کی ترویج کے لیے کام کیا ہے اور اقبالیات کے شعبے میں نمایاں شناخت حاصل کی ہے۔ڈاکٹر صاحب نے علم و ادب اور زبان پر تحقیق کو اپنے فرائض منصبی سمجھ کر ادا کیا ہے اور قومی اور بین الاقوامی سطح پر بطورِ محقق اور ماہرِ اقبالیات ناموری حاصل کی۔

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی یکم اپریل ۱۹۴۲ء کو ضلع چکوال کے قصبہ ہریال میں پیدا ہوئے۔اُن کے والد گرامی کا نام محبوب شاہ ہاشمی تھا۔ میٹرک کا امتحان ۱۹۵۷ء میں انبالہ مسلم ہائی سکول سرگودھا سے پاس کیا۔ ایف اے گورنمنٹ کالج سرگودھا سے اور بی اے کا امتحان بطور پرائیویٹ امیدوار پنجاب یونیورسٹی پاس کیا۔۱۹۶۴ء میں فاضل اُردو کیا اور ۱۵جنوری ۱۹۶۹ء کو انبالہ مسلم کالج سرگودھا میں بطور لیکچرار اُردو تعینات ہوئے۔اس کے بعد مختلف کالجوں میں تدریسی خدمات انجام دیں اور ۱۹۷۶ء کو اسسٹنٹ پروفیسر ہوئے۔اس وقت گورنمنٹ کالج سرگودھا میں تبادلہ ہو چکا تھا جب آپ اسسٹنٹ پروفیسر تھے تو ۱۱۶اکتوبر

۱۹۸۰ء کو گورنمنٹ کالج لاہور میں تبادلہ ہو گیا۔۱۹۸۱ء میں پی ایچ ڈی اُردو کی ڈگری حاصل کی۔۹ستمبر ۱۹۸۲ء کو شعبہ اُردو یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور میں تعینات ہوئے۔۱۹۹۱ء کو ایسو سی ایٹ پروفیسر ہو گئے اور ۲۲مئی ۲۰۰۱ء کو پروفیسر کے عہدے پر ترقی ہوئی۔اس کے بعد شعبہ اُردو کے صدر بھی رہے۔

تدریسی خدمات کے دوران ہی انہوں نے ایم اے اُردو کے ۴۵سے زائد طلبہ و طالبات کی تحقیقی مقالات لکھنے میں رہنمائی کی جبکہ پی ایچ ڈی کی سطح پر ۱۰سے زائد ریسرچ اسکالرز ان کی زیر نگرانی تحقیقی مقالات مکمل کر چکے تھے۔انہوں نے تصنیف و تدریس کے ساتھ اپنے مضمون اقبالیات پر بہت نمایاں تحقیقی کام کیا۔اب بھی وہ ایک محرک ادیب ، محقق کے طور پر اُردو زبان و ادب کی ترویج اور ترقی کے لیے کام کرنے میں مصروف ہیں۔مختلف یونیورسٹیوں میں بھی تحقیق کے طلبہ نے اُن کی زیر نگرانی اپنے تحقیقی مقالات مکمل کیے ہیں۔علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی میں ۱۰۰سے زائد ایم فل کے طلبہ کے مقالات میں رہنمائی کر چکے ہیں۔اُردو زبان و ادب اور اقبالیات کے موضوعات پر اُن کے تحقیقی مقالات معیاری اور بہت اہمیت کے حامل ہیں جن کی ملکی اور غیر ملکی دنیائے ادب میں مقبولیت ہے اوراُنہیں تحقیق کے شعبے میں بہت پذیرائی ملی۔

مکاتیبِ اقبال کے حوالے سے بھی بعض تحقیقی پہلوئوں کو پہلی بار منظرِ عام پر لانے کی بناء پر بھی ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کا کام تفہیمِ اقبال کے بعض گوشوں سے آگاہی دلاتا ہے۔انہوں نے علامہ اقبال کا گہرا مطالعہ کیا اور کئی پہلوئوں سے تجزیہ کیا ہے۔ڈاکٹر ہاشمی صاحب ایک نظریاتی ادیب اور محقق ہیں۔ انہوں نے فکرِ اقبال اور نظریۂ اقبال کی وضاحت میں اسلامی نقطۂ نگاہ کو بنیادی حیثیت دی ہے۔ڈاکٹر صاحب اسکول کے زمانے سے لکھ رہے ہیں اور یہ سلسلہ جاری ہے۔انہوں نے ایک انٹرویو میں بتایا ہے۔

''میں اسکول کے زمانے سے لکھ رہا ہوں۔ساتویں آٹھویں جماعت کا طالب علم تھا۔یہ ۱۹۵۳ء یا ۱۹۵۴ء کی بات ہے کہ میں نے رسالہ ''نور'' رام پور کے لیے ایک کہانی لکھی۔آخری کہانی یا افسانہ مری میں قیام کے دوران اسلام اور سوشلزم کی بحث کے حوالے سے لکھا تھا جو گم ہو گیا اور چھپ نہ سکا۔ابتداء میں کچھ تھوڑا بہت اُس سے شرف رکھا مگر جلد چھوڑ دیا۔ویسے چند ایک کہانیاں چھپی بھی تھیں مگر میں اعتراف نہیں کیا کرتا۔''(۱)

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے معاشرتی ، رومانی اور نفسیاتی موضوعات پر افسانے بھی لکھے جو مختلف ادبی پرچوں میں شائع ہوتے رہے لیکن کتابی شکل میں اُن کی اشاعت نہ ہو سکی۔اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ اُن کو اقبالیات اور دیگر سماجی معاشرتی نفسیاتی اور تحقیقی و تنقیدی موضوعات پر تحقیق سے فرصت ہی نہ ملی اور وہ اپنی کہانی لکھنے کی صلاحیتوں کو بروئے کار نہ لا سکے اور تحقیق و تنقید کے ہو کر رہ گئے۔انہوں نے اسی شعبے میں نام پیدا کیا۔

یہ ڈاکٹر ہاشمی صاحب ابتدائی میں تحریری سرگرمیوں میں آنے کا پس منظر۔ڈاکٹر صاحب نے جس ماحول میں تعلیم حاصل کی اس کے پیشِ نظر انہیں علامہ اقبال سے محبت اور عقیدت کا سلسلہ شروع ہوا۔ابھی کالج میں زیرِ تعلیم ہی تھے اور پہلا سال تھا کہ اُنہیں "بانگِ درا" بہت پسند آئی اور اس کا کافی حصہ انہیں زبانی یاد ہو گیا۔یہاں سے وہ علامہ اقبال کے کلام کی طرف راغب ہوئے اوراُن میں تحقیق کا ذوق پیدا ہوا۔انہوں نے علامہ اقبال کے کلام ، افکار و نظریات پر تحقیق کرنے کو اپنا شعار بنایا۔

"ایک ادیب اور قلمکار کی حیثیت سے ڈاکٹر ہاشمی صاحب کا میدانِ تک و تاز بہت وسیع اور ہمہ جہت رہا ہے۔افسانہ انشائیہ ، خاکہ ، شخصیہ، تبصرہ، تجزیہ، تنقید، ترتیب ، تدوین ، تحقیق اور سفرنامہ غرض اُردو ادب کے کئی شعبوں میں انہوں نے قابلِ لحاظ اضافے کیے ہیں۔اقبالیات ، مودودیات اور دینیات سے انہیں بالخصوص دلچسپی رہی ہے اگرچہ اب بھی پاکستان میں اور بیرونِ ملک کی اُردو دنیا میں ان کے علمی و ادبی فیض کو تسلیم کیا جاتا ہے لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ ان کے بعض تخلیقی، تدوینی اور تحقیقی اظہارات منصہ شہود پر آنے کے منتظر ہیں۔"(۲)

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی تحقیق کے میدان میں اُس وقت اپنی شناخت بنا چکے تھے جب اُردو ادب کے نامور محققین اور ناقدین میں حافظ محمود شیرانی ، ڈاکٹر سید عبداللہ ، ڈاکٹر وحید قریشی، ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار، سید وقار عظیم ، ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی اور ڈاکٹر خواجہ زکریا جیسی نابغۂ روزگار شخصیات تھیں۔

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی ان ممتاز شخصیات میں سے ڈاکٹر سید عبداللہ ، ڈاکٹر رشید حسن خان ، ڈاکٹر وحید قریشی او ڈاکٹر مشفق خواجہ جیسے محققین کے فکرو فن سے متاثر ہوئے اور ان سے بہت کچھ سیکھا اور پھر اپنے کام کی اہمیت کی وجہ سے اُردو ادب میں معروف ہیں۔انہوں نے فکرِ اقبال کے حوالے سے بعض محققین کی جانب سے سوالات کے جوابات بھی تلاش کیے اور انہیں اپنی تحریروں کا حصہ بنایا۔اورینٹل کالج لاہور میں تدریسی خدمات کے دوران انہوں نے پی ایچ ڈی کا مقالہ "تصانیفِ اقبال کا تحقیقی و توضیحی مطالعہ کے عنوان سے لکھ کر پنجاب یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔

علامہ اقبال کی تصانیف پر یہ ایک بڑا تحقیقی کام تھا جس میں ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے بہت باریک بینی اور چھان بین سے ان تصانیف کے تحقیقی اور توضیحی پہلوئوں پر سیر حاصل تفصیلات تحریر کی ہے۔یہ ایک بہت اہم موضوع تھا جس پر ڈاکٹر صاحب نے تحقیق کے تقاضے پورے کرتے ہوئے کامیاب اور دستاویزی تحقیق کا کام کیا ہے۔"تصانیف اقبال کا تحقیقی و توضیحی مطالعہ" بعد میں کتابی شکل میں شائع ہوا تو تحقیق و تنقید اورافسانوی ادب میں بہت پذیرائی ہوئی۔بعد ازاں ماہر اقبالیات کے حوالے سے قومی اور بین الاقوامی سطح پر ایک اہم مندومین کے طور پر ان کی شناخت ہوئی۔

اورینٹل کالج میں علم و ادب و تحقیق کی تدریسی دوران ہی انہوں نے علمی ادبی تحقیقی و تالیفی اور انتظامی خدمات بھی انجام دیں اور تحقیقی و تالیف کے شعبے میں قابلِ قدر کام کیا۔انہوں نے تحقیق و تالیف کے شعبے میں خود بھی کام کیا اور دوسرے محققین اور مصنفین سے بھی تحقیقی کام کرایا۔

ڈاکٹر نسرین اختر ''تاریخ یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور'' میں ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کے حوالے سے یوں رقم طراز ہیں:

> ''یونیورسٹی میں دوران ملازمت اُردو بورڈ آف اسٹڈیز کے رکن کنوینئر کے فرائض انجام دیئے۔ادارہ تالیف و ترجمہ پنجاب یونیورسٹی کے کنوینئر کے طور پر بھی فرائض انجام دیئے۔ اکیڈمک کونسل کے رکن ہیں۔ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی شعبہ اقبالیات داخلہ کمیٹی کے رکن ہیں۔ اقبال اکادمی لاہور کے تاحیات رکن ہیں۔رابطہ ادب اسلامی کے بھی رکن ہیں۔اورینٹل کالج کے ایک سو پچیس سالہ یوم تاسیس کی تقریبات کے انتظام و انصرام میں بھرپور حصہ لیا۔اورینٹل کالج کے ایک سو ستائیسویں یوم تاسیس کے موقع پر کالج کے تمام اساتذہ کا مختصر تعارف اور ان کی تخلیقی نگارشات کو مرتب کر کے اورینٹل کالج میگزین (۱۸۹۷ء۔ جلد ۷۰، شمارہ ۳-۴) میں شائع کیا۔ڈاکٹر فیع الدین صاحب ایک بلند پایۂ محقق، نقاد اور ماہرِ مضمون کے طور پر جانے جاتے ہیں اقبالیات کے حوالے سے اُن کا تنقیدی اور تخلیقی کام سند کا درجہ رکھتا ہے۔'' (۳)

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کی تخلیقی اور تنقیدی صلاحیتوں کے پیشِ نظر اُن کو اورینٹل کالج لاہور جہاں تحقیق، تنقید، تالیف اور تدوین کے حوالے سے بہت کام ہوا ہے ایسے ادارے میں ایک نمایاں محقق کی حیثیت حاصل ہے۔اُنھوں نے بیک وقت ادارے کے کام میں اپنی صلاحیتوں کے جوہر دکھائے ہیں اور انہوں نے دھیرے دھیرے چل کر زیادہ سفر طے کیا ہے۔ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی ایک ہمہ جہت ادیب ہیں۔انہوں نے اقبالیات کو اپنا خاص مضمون سمجھا اس موضوع پر جوکام کیا وہ عالمی سطح پر تسلیم کیا جاتا ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ اُن کے دوسرے شعبے میں بھی تحقیقی و تخلیقی کام کی ادب میں ایک خاص اہمیت ہے۔اُن کی تحقیقی تصانیف میں ''سرور اور افسانۂ عجائب'' بھی ایک اہم تحقیقی تصنیف ہے۔یہ کتاب ۲۰۱۸ء میں سنگ میل پبلشرز لاہور کی جانب سے شائع ہوئی۔ ۲۰۰صفحات پر مبنی یہ تحقیقی دستاویزی کارنامہ ہے جو رجب علی بیگ سرورؔ کی شاہکار تصنیف اُردو کی مقبول ترین داستان فسانہ عجائب پر تحقیقی کام ہے۔بلاشبہ رجب علی بیگ سرور کو افسانوی ادب میں جو اہمیت حاصل ہے اُسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

اس کتاب میں ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے فسانۂ عجائب کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے تحقیقی و تنقیدی جائزہ لیا ہے۔ اس سے پہلے اس نثری سرمائے پر خاطر خواہ تحقیق و تنقید نہیں ہوئی تھی۔ اس موضوع پر کچھ گنے چُنے مضمون تو دستیاب تھے مگر اور کوئی مستقل تحقیقی کام نہیں ہوا تھا۔ یہ ایسا تحقیق اور قابلِ قدر کام تھا جس پر ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے قلم اُٹھایا اور اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ فسانۂ عجائب میں موجود موضوعات پر انہوں نے بے لاگ تبصرے کیے ہیں مگر پھر بھی کہیں کہیں اختلاف پایا جاتا ہے کیونکہ تحقیق اور اس پر رائے زنی کی گنجائش رہتی ہے مگر اس ساری تحقیق میں ڈاکٹر رفیع الدین کا یہ تحقیقی کام قابلِ ستائش ہے۔

رفیع الدین ہاشمی کی تحقیق ''سرور اورفسانۂ عجائب'' میں فسانۂ عجائب پر رائے دیتے ہوئے ڈاکٹر سہیل بخاری لکھتے ہیں:

''اب اس ''فسانۂ عجائب'' کا تنقیدی مطالعہ ہمارے ملک کے بالغ نظر اور جواں سال نقاد جناب رفیع الدین ہاشمی صاحب اپنی موجودہ کتاب ''سرور اور فسانۂ عجائب'' پیش کر رہے ہیں۔ موصوف نے جس محنت اور لگن سے یہ کام کیا ہے وہ قابلِ داد ہے۔ انہوں نے اُردو کی داستانوں میں نہ صرف فسانۂ عجائب کا مقام متعین کیا ہے بلکہ مرزا سرورؔ کی محنت کو بھی سراہا ہے اور اسی کے ساتھ ساتھ تصنیف اور مصنف کے متعلق بعض تحقیق طلب مسائل سے بھی تعرض کیا ہے یہ بات نہایت طمانیت بخش ہے کہ جہاں انہوں نے دوسروں کے خیالات پیش کیے ہیں وہاں اپنی بے لاگ رائے بھی دی ہے۔''(۴)

بقول سہیل بخاری جب ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی ''فسانہ عجائب'' پر تحقیقی کام کر رہے تھے تو اس وقت وہ جواں سال تھے۔ کالج میں تدریسی فرائض میں اُن کا موضوع نثری ادب تھا اس لیے اُن کی دلچسپی افسانوی ادب کی طرف زیادہ رہی۔ ابتدائی دَور میں انہوں نے کہانیاں بھی لکھیں اور اُن کے کچھ افسانے مختلف رسالوں میں شائع بھی ہوتے رہے۔ وہ ایک کہانی نگار بھی ہیں اس لیے انہوں نے افسانوی ادب پر تحقیق و تنقید کو اپنا موضوعِ خاص سمجھا اور اس پر کامیابی حاصل کی۔ فسانۂ عجائب جیسی داستان پر ان کی تحقیق و تنقید ایک قابلِ قدر تحقیقی کارنامہ ہے۔ اس تحقیقی کام کے پس منظر میں ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی خود کتاب کے دیباچے میں لکھتے ہیں۔

''پہلی اشاعت میں تبصرہ و تنقید کا بڑا ماخذ ڈاکٹر نیر مسعود کا مقالہ ''رجب علی بیگ سرور: حیات اور کارنامے'' تھا۔ اس اشاعت میں بھی زیادہ تر انحصار اسی مقالے کے نظر ثانی شدہ مسودے پر کیا گیا ہے یہ مسودہ راقم کو برادرم ڈاکٹر رفاقت علی شاہد کی عنایت سے میسر آیا بیشتر مقامات پر حوالوں میں اس کا مختصر

نام (رجب علی بیگ سرور) لکھا گیا ہے یہ کتاب طلبہ کے لیے لکھی گئی ہے بعض جامعات کے ایم اے اُردو کے نصابات میں فسانۂ عجائب کا مطالعہ شامل ہے۔"(۵)

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے سرور اور فسانۂ عجائب کا تحقیقی و تنقیدی تجزیہ کر کے ایم اے کے طلبہ اور اسکالرز کے لیے افسانوی ادب میں تحقیق و تنقید کو آسان بنا دیا ہے۔ڈاکٹر صاحب جس موضوع پر تحقیقی کام کریں اس کی اہمیت اور قدرو قیمت سے پوری طرح آگاہ ہوتے ہیں ، بلاشبہ یہ ایک اہم اور مستقل تحقیق ہے اور ایک اہم موضوع پر کی گئی ہے۔اپنی تحقیق کے حوالے سے وہ کتاب کے دیباچے میں بہت انکساری کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔

" افسانوی ادب میں سرور کو جو اہمیت حاصل ہے اس کو مدِ نظر رکھتے ہوئے جب میں نے فسانہء عجائب پر موجود تحقیقی و تنقیدی کام کا جائزہ لیا تو اُردو کے تحقیقی و تنقیدی سرمائے کی کم مائیگی کا احساس ہوا۔سرور اور فسانہء عجائب پر خاطر خواہ تحقیق و تنقید نہیں ہوئی۔حد یہ کہ فسانہء عجائب کا کوئی مستند اور صحیح ایڈیشن تک پاکستان میں دستیاب نہیں۔بھارت میں تو کچھ نہ کچھ توجہ دی گئی ہے مگر پاکستان میں فسانہء عجائب پر گنتی کے چند مضامین کے سوا ،اب تک کوئی مستقل چیز نہیں لکھی گئی۔ یہ دوسرا محرک تھا ، سرور اور فسانہء عجائب پر قلم اُٹھانے کا۔ زیرِ نظر کتاب جو پاکستان میں فسانۂ عجائب پر اولین اور مستقل تصنیف ہے کسی بلند بانگ اِدعّا کے بغیر محض ایک ناتمام سی کوشش کے طور پر پیش کی جا رہی ہے۔ اس موضوع پر یہ تحقیق "حرفِ آخر" تو نہیں البتہ ممکن ہے "بارش کا پہلا قطرہ ثابت ہو۔"(۶)

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے بطورِ محقق اور نقاد اس کتاب میں بے لاگ تبصرے کیے ہیں داستان کا مکمل پس منظر پیش کیا ہے۔رجب علی بیگ سرور کے عہد اور فسانۂ عجائب کے پس منظر میں کئی اہم تحقیقی پہلوئوں کو اجاگر کیا ہے۔اس کتاب میں فسانہ عجائب کے پلاٹ ، اسلوب اور مرقع نگاری پر تجزیاتی تبصرے کیے ہیں۔

مجموعی طور پر فسانۂ عجائب کا تنقیدی مطالعہ کیا ہے اور ساتھ ساتھ موجودہ عہد اور موجودہ تہذیب و ثقافت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے رجب علی بیگ سرور کے داستانی کرداروں کو پیش کیا ہے۔ یہ ایک عمدہ تحقیق ہے جو ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی جیسے بلند پایۂ محقق نے انجام دی ہے۔ان کی تصنیفی ، تالیفی اور تحقیقی خدمات کے حوالے سے ڈاکٹر محمد اکرم چوہدری "ارمغانِ رفیع الدین ہاشمی" کے حوالے سے رائے دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"تصنیفی و تالیفی حوالے سے ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کی مستقل مزاجی اپنی جگہ لیکن اپنے شاگردوں اور متعلقین کو ترغیب و تشویق کے ذریعے تصنیف و تالیف کی طرف مائل کرنا اور اُس سے وابستہ رکھنا اُن کا قابلِ ستائش کارنامہ ہے۔ ایک طرف موضوعاتِ تصنیف و تحقیق کے انتخاب سے مقالات و کتب کی اشاعت تک ان کی رہنمائی سے اُردو دنیا کے اطراف و اکناف روشن ہو رہے ہیں اور دوسری جانب "جامعات میں اُردو تحقیق" کے ذریعے انہوں نے دنیا بھر کی اُردو سندی تحقیق کو ایک کتاب میں جمع کر کے مقالات کے لیے تحقیقی موضوعات کے انتخاب کو سہل بنا دیا ہے۔"(۷)

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی زمانہ طالب علمی سے ہی علمی ادبی اور تحقیق کی جانب رجحان رکھتے تھے اورینٹل کالج میں ہی یونیورسٹی میگزین بورڈ کے صدر اور رسالہ" محور" کے چیف ایڈیٹر مقرر ہوئے۔اس وقت بورڈ اور" محور" کے نگران پروفیسر سید وقار عظیم تھے۔جن اساتذہ سے انھوں نے فیض حاصل کیا ان میں ڈاکٹر وحید قریشی، ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار، پروفیسر سید وقار عظیم ، ڈاکٹر ناظر حسین زیدی، پروفیسر خواجہ محمد سعید (گورنمنٹ کالج لاہور) ڈاکٹر اقبال احمد خان (ایف سی کالج لاہور) ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی اور ڈاکٹر خواجہ زکریا شامل تھے۔یہ سب اساتذہ اپنے اپنے شعبے میں نامور استاد، ادیب ، محقق ، نقاد اور ماہرِ تعلیم تھے۔ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے ان اساتذہ سے تحقیق و تنقید کے شعبے میں ترجیحی طور پر کام کیااُسے پایۂ تکمیل تک پہنچایا اورینٹل کالج میگزین کے مدیر بھی رہے اور باقاعدگی کے ساتھ میگزین کے کام کے ففرائض انجام دیئے۔اس سے پہلے جب وہ مدیر نہ بھی تھے تب بھی وہ میگزین میں تحقیقی کام میں مدد کرتے اور ۱۹۹۷ء کے پرچے کے لیے اورینٹل کالج کے اساتذہ کا تعارف اور علمی و تحقیقی کام کے سلسلے میں ایک مکمل تحقیقی ڈائریکٹری مرتب کر دی جو ایک مکمل دستاویز ہے۔اس میں ان اساتذہ کے تمام شعبوں کو اوران کی خدمات کو شامل کیا ہے۔

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کی "اقبال کی طویل نظمیں (فکری و فنی جائزہ) تواتر کے ساتھ شائع ہوئی ہے پہلا ایڈیشن گلوب پبلی کیشنز لاہور سے شائع ہوا اور بعد ازاں سنگ میل پبلی کیشنز لاہور سے اس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔علامہ اقبال کی طویل نظموں پر یہ ایک بہت نمایاں کام ہوا ہے جس کی پذیرائی ابھی تک جاری ہے اور اس کے ایڈیشن سات سے زائد آ چکے ہیں۔

اقبالیات کے موضوع پر اُن کے پی ایچ ڈی کے مقالے "تصانیفِ اقبال کا تحقیقی و توضیحی مطالعہ" کے علاوہ کتب اقبالیات، تاج بک ڈپو لاہور سے شائع ہو چکی ہے۔وہ ایک پہلا تحقیقی کام ہے جو علامہ اقبال کی تصانیف کے حوالے سے کیا گیا۔"خطوطِ اقبال" ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کی تحقیقی اور تنقیدی جائزہ پر مشتمل تصنیف ہے جو علامہ اقبال کے خطوط پر ایک دستاویزی تحقیق ہے۔یہ وہ خطوط تھے جو علامہ اقبال نے مشاہیر ادب اور اپنے دوستوں کو لکھے تھے اور ایک اہم ادبی حیثیت رکھتے تھے۔یہ خطوط اپنے دور کی عکاسی کرتے ہیں اور معاشرے کے باشعور طبقے کی ترجمانی بھی۔

"اقبال بحیثیت شاعر" ایک تحقیقی سرمایہ ہے جو ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے علامہ اقبال کی شخصیت کا بطورِ شاعر جائزہ پیش کیا ہے۔یہ کتاب بھی مجلس ترقی ادب لاہور سے ۲۰۰۷ء میں شائع ہوئی۔ اس کے دو ایڈیشن علی ایجوکیشنل بک ہاؤس علی گڑھ سے شائع ہوئے تھے پہلا ایڈیشن ۱۹۸۲ء میں اور دوسر ایڈیشن ۱۹۹۶ء میں منظر عام پر آیا۔ان کی تحقیقی اور تنقیدی تصنیف"۱۹۸۵ء کا اقبالیاتی ادب : ایک جائزہ" اقبال اکادمی پاکستان لاہور سے شائع ہوئی جبکہ "۱۹۸۶کا اقبالیاتی ادب: ایک جائزہ" بھی اقبال اکادمی پاکستان لاہور سے اشاعت پذیر ہوئی۔یہ دونوں تصانیف ۱۹۸۵ء تا۱۹۸۶میں علامہ اقبال پر کیے گئے تحقیقی تنقیدی اور تخلیقی کام کا جائزہ ہے جو اقبالیات کے مضمون میں ایک وسیع تحقیقی کام ہے۔ان کے علاوہ اُن کی اقبالیات کے موضوع پر "اقبال شناسی اور جرنل ریسرچ" اور" اقبال شناسی اور محور" بزمِ اقبال لاہور سے شائع ہوئی۔

"اقبالیاتی جائزے" گلوب پبلشرز لاہور سے شائع ہوئی۔"علامہ اقبال :منتخب کتابیات" مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد سے اور "اقبالیات کے تین سال "،" (۱۹۸۷-۱۹۸۹ء) ایک جائزہ" حرِا پبلی کیشنز لاہور سے شائع ہوئی ہیں۔" علامہ اقبال اور میر حجاز" بزم اقبال لاہور سے شائع ہوئی۔ تحقیق اقبالیات کے ماخذ" اقبال اکادمی پاکستان لاہور سے شائع ہو چکی ہے۔ اقبالیات کے موضوع پر ان کا بے بہا سرمایہ ہے۔ان کے علاوہ ڈاکٹر رفیع الدین کی تصانیف اقبالیات کے موضوع پر "اقبال کا تصور جہاد" اقبالیات کے سو سال "،" اقبالیات تفہیم و تجزیہ"، " علامہ اقبال شخصیت اور فن" ،" پاکستان میں اقبالیاتی ادب: ۱۹۴۷ء تا ۲۰۰۸ء" اور" علامہ اقبال مسائل و مباحث" شائع ہو کر پذیرائی حاصل کر چکی ہیں۔ان تصانیف میں علامہ اقبال کی شخصیت اور فن اوراُن کے افکار و نظریات اور اُن کی شاعری کے موضوعات پر تحقیقی و تنقیدی تجزیے ہیں۔

علامہ اقبال کے حوالے سے لکھی گئی ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کی تحقیقی اور تالیفی تصانیف کی کثیر تعداد شائع ہو چکی ہے۔اقبالیات کے موضوع پر جس قدر تحقیقی کام ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے کیا ہے شاید ہی کسی اورنے کیا ہو۔بلا شبہ اقبالیات ایک وسیع تر موضوع ہے اور اس پر بہت کام ہوا ہے۔ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کے علاوہ بھی ماہرینِ اقبالیات کی کثیر تعداد ہے۔اس موضوع میں اتنی وسعت ہے کہ اس پر تحقیق کا سلسلہ جاری رہے گا اور تحقیق کے کئی پہلو سامنے آتے رہیں گے۔

اقبالیات کے موضوع پر ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے بطور محقق گراں قدر کام کیا ہے کہ۲۵سے زائد اقبال اور افکارو نظریات پر اُن کی تصانیف و تالیفات شائع ہو چکی ہیں اور اس کے علاوہ اُن کے تحقیقی مقالات (ریسرچ جنرل) کی بھی کثیر تعداد موجود ہے۔

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی اورینٹل کالج سے ریٹائرمنٹ کے بعد بھی کالج کی علمی و تحقیقی سرگرمیوں میں پیش پیش رہے اور تحقیق و تالیف کا سلسلہ جاری رکھا۔

ڈاکٹر خالد ندیم "ارمغانِ رفیع الدین ہاشمی" میں لکھتے ہیں:

"ملازمت سے سبکدوشی کے بعد وہ تین سال تک ادارہ معارف اسلامی لاہور سے بطورِ ریسرچ ڈائریکٹر وابستہ رہے۔ پھر دو سال (۲۰۰۸ء۔۲۰۰۶ء) بطورِ ایچ ای سی ایمی نٹ اسکالر یونیورسٹی کے شعبہ اقبالیات میں تحقیقی کام کرتے رہے۔ ۳۱مارچ ۲۰۰۲ء کو جب وہ یونیورسٹی مدت ملازمت پوری کرنے پر سبکدوش ہوئے تو متعدد تحقیقی مقالے اُن کی نگرانی میں زیر تحقیق تھے چنانچہ سبکدوشی کے بعد بھی انہوں نے پی ایچ ڈی کے ساتھ اور ایم فل کے متعدد مقالات مکمل کرائے۔ اپنی متعدد، زیرِ تصنیف کتابوں کو اور تحقیقی منصوبوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ بہت سے تحقیقی مقالے، تبصراتی مضامین، تبصرے اور دیباچے لکھے جن کی تعداد ایک سو سے متجاوز ہو گی۔ (۸)

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے اورینٹل کالج کی ملازمت کے دوران اور سبکدوشی کے بعد بھی تحقیق، تنقید اور تالیف سے رشتہ استوار رکھا۔ اُن کا شمار بطورِ محقق اُن محرّک شخصیات سے ہوتا ہے جنہوں نے علمی و ادبی ہر شعبے میں تحقیقی کام کیا ہے۔ بلا شعبہ اقبالیات کے موضوع پر اُن کا تحقیقی کام زیادہ نمایاں ہے مگر ان دیگر موضوعات میں تصانیف و تالیف کی بھی ایک کثیر تعداد ہے۔ اُن میں "چاند کا سلام (۱۹۶۸ء)، "سرور اور افسانۂ عجائب" (۱۹۷۵ء) میں، ۵/A ذیلدار پارک، رودادِ مجالس مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی جلد دوم (۱۹۷۹ء) میں شائع ہوئیں۔ ان کے علاوہ خطوطِ مودودی جلد اول (۱۹۸۳)، خطوطِ مودودی جلد دوم (۱۹۹۵ء)، اورینٹل کالج کے موجودہ اساتذہ کوائف اور علمی خدمات (۱۹۹۷ء) ارمغانِ علمی پیاس خدمات علمی و ادبی ڈاکٹر وحید قریشی (۱۹۹۸)، خطباتِ رسولؐ، تصانیفِ مودودی ایک اشاعتی اور کتابیاتی مطالعہ، مضامینِ فرحت اللہ بیگ (انتخاب مع مقدمہ)، تفہیم و تجزیہ (مجموعہ مضامین) ارمغانِ شیرانی، ابوالاعلیٰ مودودی علمی و فکری مطالعہ (۲۰۰۶ء)، جامعات میں اُردو تحقیق، ارمغانِ افتخار احمد صدیقی، سیرت سرور عالم سوم (سید ابوالاعلیٰ مودودی) شامل ہیں جو تحقیقی و تنقیدی سرمایہ ہے علاوہ ازیں پوشیدہ تری خاک میں (سفرنامہ اندلس) اور سورج کو ذرا دیکھ (سفرنامہ جاپان) ان کی یادگار تصانیف ہیں جن میں تحقیقی رنگ موجود ہے۔

علامہ اقبال کے سوانح اور افکار کے حوالے سے ان کی ایک تصنیف "اقبال سوانح اور افکار" ۲۰۱۶ء میں شائع ہوئی۔ یہ ایک مختصر مگر جامع کتاب ہے جس میں علامہ اقبال کی سوانح اور افکار کا احاطہ کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے علامہ اقبال کے والدین، اُن کے استاد سید میر حسن کے حالات و واقعات کا مختصر تعارف پیش کیا ہے جو تحقیقی معلومات پر مبنی ایک دستاویز ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے علامہ اقبال کے سیالکوٹ سے لاہور آنا، پروفیسر آرنلڈ سے ملاقات اور تعلقات کا استوار

ہونا اور لاہور آ کر اُن کا شاعرانہ سرگرمیوں میں محرک ہونا ،انگلستان اور جرمنی کے سفر، یورپ میں ۳سال کا قیام، بطورِ بیرسٹر، ازدواجی زندگی ، ان سب موضوعات کو مکمل تحقیق کے ساتھ تحریر کیا ہے۔ آمدورفت کی اس ساری تفصیل میں سال مہینے اور تاریخ کا تعین بھی تحقیق کے بعد کیا ہے۔یہ ایک مختصر کتاب ہے ۱۵۲صفحات پر مشتمل ہے مگر اس کے موضوعات میں ایسی وسعت ہے جو اقبالیات کے قارئین اور اسکالرز کے لیے رہنما ہے۔ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے اس کتاب میں پچپن موضوعات کا جائزہ تحریر کیا ہے اُن تمام موضوعات کو علامہ اقبال کے افکار و نظریات میں کلیدی اہمیت حاصل ہے۔علاوہ ازیں ان موضوعات میں تصانیف اور آثار، کے تحت ذیلی عنوانات کے تحت ”شاعری کے مجموعے“، ”اقبال کا متروک کلام“ اقبال کی نثر ، مکاتیب کے مجموعے ، ملفاظات کے مجموعے اور درسی کتابیں کے موضوعات احاطہ کیا گیا ہے۔ڈاکٹر صاحب کی یہ تحقیق مقابلے کے امتحان کے لیے مفید و معاون ہے۔

افکار و تصورات کے تحت تصورِ خودی ، تصورِ بے خودی ، تصورِ فکر ، مردِ کامل ، تصورِ عقل ، تصّور عشق، نظریۂ تصّوف، سرمایہ داری، اشتراکیت، تصّورِ تعلیم ، جمہوریت ، نظریۂ فن ، اقبال بطورِ فن کار، علامہ اقبال اور قرآن حکیم ، اقبال او ررسول اکرمؐ، اقبال اور اجتہاد اور اقبال اور خواتین جیسے موضوعات شامل ہیں۔ان سب موضوعات کو ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے اختصار اور جامعیت کے ساتھ پیش کیا ہے۔” علامہ اقبال : شخصیت اور فن“ کے نام سے بھی رفیع الدین ہاشمی کی تصنیف ہے جو اکادمی ادبیات پاکستان کے اشاعتی سلسلے پاکستانی ادب کے معمارکے تحت شائع ہوئی ہے۔اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ۲۰۰۸ء میں اور دوسرا ایڈیشن ۲۰۱۸ء میں شائع ہوا۔علامہ اقبال کی شخصیت اور فن کے حوالے سے ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کا یہ ایک بڑا اہم تحقیقی کارنامہ ہے۔یہ کتاب ۳۰۰صفحات پر مشتمل ہے۔

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے”علامہ اقبال شخصیت اور فن“ کے دیباچے میں لکھا ہے۔

"یہ کتاب محققوں ، دانشوروں اور نقادوں کے لیے نہیں اقبال کے عام قارئین کے لیے یا اس قاری کے لیے جو اقبال کے بارے میں کچھ زیادہ نہیں جانتا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اقبال بیسویں صدی کا سب سے بڑا شاعر تھا لیکن وہ نرا شاعر نہ تھا ایک مفکر اور فلسفی بھی تھا۔اقبال پوری امتِ مسلمہ اور عالمِ انسانیت کا ایک بڑا نام ہے وہ ایک ایسا باکمال شخص تھا جو غلام قوم میں پیدا ہوا اور اسے اس کا شدید احساس تھا۔" (۹)

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کی تحقیق ”علامہ اقبال: شخصیت اور فن“ کے پیش نامہ میں رائے دیتے ہوئے ڈاکٹر محمد قاسم بگھیو لکھتے ہیں۔

"اکادمی ادبیات پاکستان نے اشاعتی سلسلے پاکستانی ادب کے معمار کے تحت کتاب ”علامہ اقبال: شخصیت اور فن“ ۲۰۰۸ء میں شائع کی تھی یہ کتاب ممتاز ادیب،

محقق اور ماہرِ اقبالیات ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے تحریر کی ہے۔ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کا شمار معروف اساتذۂ اُردو اور مفسرینِ اقبال میں ہوتا ہے۔علامہ اقبال کی شخصیت اور فن کے حوالے سے یہ کتاب اہم حوالے کا درجہ رکھتی ہے۔ ہمارے لیے فخر کا موقع ہے کہ قارئین کی علامہ محمد اقبال سے محبت اور کتاب کی اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے کتاب کے دوسرے ایڈیشن کی اشاعت کی جارہی ہے۔"[۱۰]

بلاشبہ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کی ایک اہم تحقیقی تصنیف ہے جس میں انہوں نے علامہ اقبال کی زندگی اور شاعری ، فکر و فن، افکار و نظریات کو موضوع بنایا ہے اور بطور محقق یہ اُن کا بڑا اہم کارنامہ ہے۔علامہ اقبال پر ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کی تحقیق کو سند کا درجہ سمجھا جاتا ہے۔ تحقیق وتنقید کے شعبے میں ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی ایک نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ مکالمہ: ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی ، مقام :ہائوس نمبر۲۸-D منصورہ لاہور، مورخہ ۱۵نومبر۲۰۱۹ء

۲۔ محمد اکرم چوہدری ، ڈاکٹر۔ تقدیم، مشمولہ ارمغانِ رفیع الدین ہاشمی ، مرتبہ ڈاکٹر خالد ندیم۔ الفتح پبلی کیشنز راولپنڈی۔۲۰۱۳ء، ص:۱۳

۳۔ نسرین اختر ،ڈاکٹر ، تاریخ یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور، سنگت پبلشرز لاہور، ۲۰۰۶ء ، ص:۳۱۱

۴۔ سہیل بخاری ”پیش لفظ“ مشمولہ سرور اور فسانۂ عجائب ، از ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی ، سنگ میل پبلشرز لاہور۲۰۱۸ء ، ص:۱۱-۱۲

۵۔ رفیع الدین ہاشمی ، ڈاکٹر ”سرور اور فسانۂ عجائب“ سنگ میل پبلشرز ،لاہور، ۲۰۱۸ء ، ص:۷

۶۔ ایضاً، ص:۹

۷۔ محمد اکرم چوہدری ، ڈاکٹر، مشمولہ ارمغانِ رفیع الدین ہاشمی ، مرتبہ ڈاکٹر خالد ندیم ، الفتح پبلی کیشنز راولپنڈی ، ۲۰۱۳ء ، ص:۱۴

۸۔ خالد ندیم ڈاکٹر۔ارمغان رفیع الدین ہاشمی ، الفتح پبلی کیشنز، راولپنڈی ، ۲۰۱۳ء ، ص:۳۸۲

۹۔ رفیع الدین ہاشمی ،ڈاکٹر۔ علامہ اقبال: شخصیت اور فن ۔ اکادمی ادبیات پاکستان، اسلام آباد، ۲۰۱۸ء : ص:۱۱

۱۰۔ محمد قاسم بگھیو،ڈاکٹر، پیش نامہ مشمولہ ، علامہ اقبال: شخصیت اور فن۔ اکادمی ادبیات پاکستان ، اسلام آباد،۲۰۱۸ء ص:۱۸۹

References in Roman Script

1. Mukalma: Dr. Rafi ud Din Hashmi, Makam House No D-28 Mansoora Lahore, Morkha 15 Nov 2019
2. Muhammad Ikram Ch, Dr, Taqdeem, Mashmoola Armaghan e Rafi Ud Din Hashmi, Murtaba Khalid Nadim, Altafath Publications, Rawalpindi, 2013, Page 13
3. Nasreen Akhtar, Dr, Tareekh, University Oriental College Lahore, Sangat Publisher, Lahore, 2006, Page 311
4. Sohail Bukhari, Pesh Lafz, Mashmoola Sarwar or Afsana Ajaib, Az Dr, Rafi ud Din Hashmi, Sang meel Publishers, Lahore 2018, Page 11-12
5. Rafi ud Din Hashmi, Dr, Sarwar or Fasan Ajaib, Sang meel Publishers, Lahore, 2018, Page 7
6. Ibid Page 9
7. Muhammad Ikram Ch, Dr, MAshmoola Armaghan Rafi ud Din Hashmi, Muratba Dr Khalid Nadim, Alfateh Publiations, Rawalpindi, 2013, Page 14
8. Khalid Nadim Dr, Armaghan Rafi ud Din Hashmi, Alfath Publications, Rawalpindi, 2013, Page 382
9. Rafi ud Din Hashmi, Dr, Allama Iqbal, Shaksiat or Fun, Academy Adbiayat Pakistan, Islamabad, 2018, Page 11
10. Muhammad Qasim Baghio, Dr, Pesh Nama, mashmoola Allama Iqbal: Shaksiat or fun, Academ Adbiyat Pakistan, Islamabad, 2018, Page 189